مرتب ۔ حافظ محمد ابراہیم فانی
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جہادِ افغانستان اور حقانی فضلاء

(محاذِ جنگ سے آئی ہوئی مستند رپورٹیں)

مولوی نیک بہادر خان صاحب حقانی نے مرکز مجاہدین ناری سے رپورٹ بھیجی ہے کہ مرکز ناری خوست کے امیر راشن نے مورخہ ۳۰ر نومبر ۱۹۸۰ء کو مجاہدین کی یہ کارروائی بیان کی کہ مولانا محمد دیندار صاحب کے حکم پر مجاہدین کی ایک مسلح جماعت سرحدی قلعہ باڑی پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کردی۔ قلعہ کے قریب پہاڑی سلسلہ ہے جس میں ندیوں اور بارانی پانی کے رہا ہیں۔ ان میں حکومت کے متعدد ہیلی کاپٹر کھڑے تھے۔ جب مجاہدین ان کے قریب پہنچے تو نہایت حکمت عملی سے ایک ایک ہیلی کاپٹر کو بم سے اڑا دیا جس سے زوردار دھماکا ہوا۔ بلکہ پورا دن اسی طرح دھماکوں میں گذرا۔

دوسرے دن مجاہدین نے رسد لے جانے والے عسکری دستوں پر حملے کئے جس کے باعث سب کے سب ہلاک ہوگئے۔ اور ساتھ ہی ساتھ سرنگی مورچوں کے تمام فوجی جہنم رسید ہوئے اور بفضلِ خدا تمام مجاہدین صحیح سلامت اپنے مرکز کو واپس لوٹے۔

دوسری رپورٹ میں انہوں نے لکھا ہے کہ منتظم نورزالی خان نے بتایا کہ مجاہدین کے مرکز ناری کو تباہ کرنے کے لئے ہیلی کاپٹروں کا ایک جھنڈ فضا میں نمودار ہوا۔ وہ فضا میں کافی بلندی پر پرواز کر رہے تھے جب وہ مرکز کے قریب پہنچے تو مرکز کا نقشہ لیا۔

مرکز ناری خوست جنوبی افغانستان صوبہ پکتیا کے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مشرقی حصہ مولانا محمد دیندار صاحب جن کے زیر کمان کثیر تعداد میں مجاہدین ہیں کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ اور مغربی حصہ مولانا عجب نور صاحب حقانی کے زیر کمان ہے۔ اس حصہ میں بھی مجاہدین بکثرت ہیں۔ مغربی حصہ میں اس روز صرف پانچ افراد تھے۔ ۱۔ منتظم نورزالی خان امیر راشن۔ ۲۔ صابر جان مہتمم اسلحہ جات۔ ۳۔ صوفی صاحب لونگین منتظم دوربین۔ ۴۔ مالکی خان۔ ۵۔ شاہ وردین۔ اور مشرقی حصہ میں بھی مولوی دیندار صاحب کے ساتھ اتنے ہی افراد تھے۔ دشمن کو موقعہ ہاتھ آیا اور ہیلی کاپٹروں نے نیچے ہو کر مشین گنوں کے ذریعہ فائرنگ شروع کردی۔ مشرقی حصہ میں مولوی دیندار صاحب کے پاس کارتوس ختم ہوئے۔ اس طرف سے تو دشمن بے خطر ہوا۔ مغربی حصہ میں مولوی عجب نور صاحب حقانی کی طرف دشمن متوجہ ہوا۔

منتظم اسلحہ صابر جان نے ان پر ایسی شدید فائرنگ کی کہ ہم دو افراد گولیاں پہنچا پہنچا کر نڈھال ہو گئے۔ صوفی صاحب دوربین کے ذریعہ دشمن کی نقل و حرکت بھانپ رہے تھے۔ دشمن نے مرعوب ہو کر بے تحاشا گولیاں برسائیں۔ لہذا صابر جان نے امیر راشن کو آواز دی کہ راکٹ جلد پہنچاؤ ایک ہیلی کاپٹر بیٹھنے والا ہے۔ راکٹ پہنچنے سے پیشتر ہی ہیلی کاپٹر فضا میں دو نک اٹھے۔ ادھر گردیز کے شمالی جانب خوست کے ہوائی اڈہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ راستہ تورہ غارہ نامی گاؤں پر بمباری کی۔

خوست کے ہوائی اڈے کے قریب ایک ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوا۔

اسی طرح صرف چند افراد نے کمیونسٹوں کا یہ حملہ پسپا کر دیا۔ اور مجاہدین کا مرکز دشمن کی یلغار سے محفوظ رہا۔

شوقِ جہاد اور درسِ عبرت | افغانستان ایک قدیم مذہبی ملک ہے جس کے مرد و زن مذہب اسلام سے والہانہ محبت رکھتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جتنے غیر اسلامی انقلاب افغانستان پر آئے، غیور افغانیوں، محمود غزنوی اور احمد شاہ ابدالی کے ہم وطنوں نے انہیں ناکام بنا دیا۔ اور اب افغانستان کی طرف سرخ انقلاب کی پیش قدمی کمیونسٹ اور لادینیت پسندی کے زوال کا پیش خیمہ ہے۔ کیونکہ روسیوں نے جس ملک پر بھی آج تک مشرقی یا مغربی علاقے کے مخالفت پر چند گھنٹوں میں قبضہ کر لیا لیکن افغانستان کے غیور و باحمیت قوم نے ان کا ناک میں ایسا دم کیا ہے کہ وہ پسپائی پر مجبور ہو رہا ہے۔

مجاہدین نے صوبہ غزنی میں شلگر کے علاقے میں مدارس کا جال پھیلایا ہے جس میں چھوٹے بچوں کو جہاد اور تعلیمات جہاد سے روشناس کرایا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک دن امیر مجاہدین ولایت قاری تاج محمد نے ان علاقوں کا دورہ کیا جب شلگر کے ایک گاؤں میں پہنچے تو طلباء اور پانچ لڑکیوں کا امتحان لیا۔ اسی اثنا میں ایک معصوم پانچ سالہ لڑکی امیر صاحب نے دیکھی جس نے اپنے کندھے پر لاٹھی لٹکائی تھی جس پر سرخ پٹی تھی۔ امیر صاحب نے بلا کر اس سے پوچھا کہ تم نے کندھے پر کیا اٹھا رکھا ہے۔ اس نے جواب دیا یہ میری بندوق ہے۔ انہوں نے لاٹھی سے متعلق لڑکی سے پوچھا کہ آپ کا مرکز میں کیا عہدہ ہے۔ جواب دیا کہ میں امیر گروپ ہوں۔ امیر صاحب نے پھر پوچھا تمہارا گروپ کہاں سے اس نے کہا کہ میرا گروپ فعالیت کرتا ہے۔ گاؤں گاؤں اور محلہ محلہ پھرتا ہے اور جہاں کہیں خلقی یا پرچمی یا روسی نظر آ جائے تو اسے پکڑ کر یہاں لے آتے ہیں اور یہاں اسے سزا کے طور پر قید میں ڈالتے ہیں۔

امیر صاحب نے خوش ہو کر اسے انعام سے نوازا۔

جب کسی قوم کے بچوں میں ایسا سرفروشانہ جذبہ موجود ہو تو انشاء اللہ فتح و نصرت، کامیابی و کامرانی ان کا استقبال کرے گی۔

کمیونسٹوں کی حواس باختگی | مولوی گلاخان صاحب حقانی نے ہمیں یہ مراسلہ بھیجا ہے کہ ہم چند آدمی صوبہ پکتیا کے ایک گاؤں خنڈخیل بطور مہمان گئے۔ اسی اثنا میں روسی تیز رفتار طیارے ہوا میں پرواز کرنے آئے۔ اور شدید بمباری کی

کی۔ صرف ایک گھر میں آٹھ عورتیں اور ایک لڑکا شہید ہوا۔ اس بزدلانہ حرکت کا میں چشم دید گواہ ہوں۔ ان کی یہ بمباری تین گھنٹے تک جاری رہی۔ اسی طرح صوبہ پکتیا کے تحصیل موسیٰ خیل میں مجاہدین کام کر رہے ہیں۔ پچھلے مہینے روسی اور میگ (۲۱) چھ طیارے اس مرکز پر حملہ آور ہوئے تھے۔ انہوں نے غلط نقشہ لیا۔ انہوں نے بھاری بموں اور مشین گنوں سے حملہ کیا مسلمانوں کے کئی گھروں کو نشانہ بنایا۔ یہ بمباری بیس منٹ تک جاری رہی۔ جوابی حملہ میں مجاہدین نے ایک طیارہ مار گرایا۔ باقی فرار ہو گئے۔

محاصرہ توڑ دیا گیا گردیز کے مجاہدین کا "خونی خوڑ" میں افغان ملیشیا کے ساتھ آمنا سامنا ہوا۔ افغان ملیشیا نے مجاہدین کا محاصرہ کر لیا۔ مولوی گل آغا صاحب حقانی کے مطابق صبح ۸ بجے سے ظہر تک مقابلہ جاری رہا۔ شدید مزاحمت کے بعد مجاہدین نے محاصرہ توڑ دیا۔ نتیجہ میں ملیشیا کا ایک کمانڈر ہلاک اور ایک مجاہد نوراللہ شدید زخمی ہوا۔

موصوف کے بیان کے مطابق ۱۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء گردیز کے مجاہدین نے اس فوجی دستہ پر حملہ کیا جو "بھٹی" کے تھانہ کو کمک پہنچا رہے تھے۔ اس فوجی دستہ میں ۴ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تھیں۔ مقابلہ میں دو ٹینک اور دو بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ ۱۰ فوجی اور دو ملیشیا والے ہلاک اور ۲۴ زخمی ہوئے۔

ہم آخر دم تک لڑیں گے اتحاد طلبا شمالی و جنوبی وزیرستان کے سیکرٹری جنرل بادشاہ گل جان نثار نے اپنے مراسلہ میں یہ رپورٹ بھیجی ہے کہ ہم آخر دم تک لڑیں گے۔ اور کسی بھی حالت میں اشتراکیت کو تسلیم نہیں کریں گے اور اگر وزیرستان کی سرحد پر کوئی روسی ایجنٹ رونما ہوا تو اس کا حشر بھی (اس کا مفصل ذکر الحق میں آچکا ہے) جیسا ہوگا۔ گذشتہ عید الاضحیٰ میں ایک روسی دستہ قلعہ ارگون کو گومل کے راستہ آ رہا تھا۔ تو وزیر و خروٹی اور سلیمان زئی وغیرہ اقوام کے غیور مجاہدین نے آگے بڑھ کر اس دستہ پر حملہ کیا۔ مجاہدین نے دشمن کی ۵۰ گاڑیوں اور ٹینکوں کو جلا دیا۔ اور انہوں نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔

ادھر اتحاد طلبہ کے سیکرٹری نشریات نے اطلاع دی کہ اتحاد طلبہ تنظیم کے جو طلبا عید الاضحیٰ کے دنوں میں علاقہ خوست گئے تھے وہ بخیریت واپس لوٹے اور بہت سے خلقی فوجیوں اور کمیونسٹوں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لائے۔

مختلف صوبہ جات میں مجاہدین کے کارنامے صوبہ لوگر میں دوبندی کے جبہہ نے رپورٹ دی ہے کہ ایک فوجی دستہ ۲۳ ٹینک سمیت دوبندی پر حملہ آور ہوا۔ مجاہدین نے راستے میں دستی بم رکھ دیے جس کے باعث وہ پسپا ہو گئے۔ بعد میں طیاروں کے ذریعہ بمباری کی۔ بمباری صبح ۸ بجے سے کر ۴ بجے عصر تک جاری رہی۔ مجاہدین نے مقابلے میں ایک گاڑی تباہ کر دی۔ ایک مجاہد شہید اور تین زخمی ہوئے۔ دوسرے دن پھر بمباری کی۔ مجاہدین نے دشمن کی دو گاڑیاں تباہ کر دیں۔

اسی صوبے کے علاقہ شنز افگان مقام محمد آغی کے مجاہدین نے ایک جھڑپ میں دشمن کے ۴ ٹینک اور ۴ باربردار

گاڑیاں تباہ کر دیں ۔ اور ایک جیپ کو گرفتار کر لیا ۔ اس پر شرعی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور اپنے اعمال بد کی وجہ سے سزایاب ہوا ۔ اس جھڑپ میں محمد اغنی کے مجاہدین حاجی محمد ایوب خان گروپ اور داور خان گروپ نے حصہ لیا ۔

صوبہ کابل میں حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے مجاہدین نے خاک جبار کے علاقہ میں خلقیوں اور پرچمیوں پر حملہ کیا ۔ نتیجہ میں مجاہدین نے کچھ علاقہ پر قبضہ کر لیا ۔ دو کلاشنکوف اور دو صندوق کلاشنکوف کی گولیاں مجاہدین کے ہاتھ آئیں ۔ علاوہ ازیں ایک جیپ اور بہت سا روسی سامان مجاہدین کے ہاتھ لگا ۔ اسی طرح تحصیل چہار آسیاب میں مجاہدین نے ملیشیا پر حملہ کیا جس میں دشمن کے ۲۰ افراد مارے گئے ۔ اور بفضل خدا مجاہدین صحیح سلامت واپس لوٹے ۔

صوبہ قندوز کے تحصیل امام صاحب میں مجاہدین نے شرکت سپین زر پر حملہ کیا ۔ گیارہ افراد کارملی ٹولہ کے مارے گئے ۔ اسی تحصیل میں فوجی تلاشی کے لئے پھر رہے تھے کہ مجاہدین نے ان پر حملہ کر دیا ۔ ۳۵ کمیونسٹ جہنم رسید ہوئے اور دوسرے دن ۲ افراد پرچم پارٹی کے ہلاک کر دیئے اور تین گرفتار ہوئے ۔ مجاہدین کا کوئی نقصان نہیں ہوا ۔

صوبہ بلخ میں حرکت کے مجاہدین نے ایک سینما گھر تباہ کر دیا اور کمیونسٹوں کے ساتھ دولت آباد کے ایک معرکہ میں چھ افراد ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے ۔ دوسرے دن بھی کمیونسٹوں نے شکست فاش کھائی ۔ ان کے ایک سو بیس افراد مارے گئے اور دو سو سے زائد زخمی ہوئے ۔ یہ لڑائی بارہ دن تک جاری رہی ۔ مجاہدین کے چھ افراد نے جام شہادت نوش کیا ۔ دشمن کے بارہ ٹینک بھی تباہ ہوئے ۔

صوبہ تخار میں مجاہدین نے خواجہ غار کے مقام پر دہریوں کے ساتھ زبردست جھڑپ کے دوران ۱۲ افراد ہلاک کئے اور مجاہدین کو بہت سا غلہ اور گولیاں ہاتھ آئیں ۔ اسی طرح کے ایک اور مقابلہ میں ۲۰ افراد مارے گئے اور تخہ خواجہ غار کے فتح کے دن کارمل انتظامیہ کے چار افسران اعلیٰ ہلاک کئے گئے ۔ ایک سو پچاس ہزار افغان کرنسی چھ ہزار گولیاں اور ۹۰۰ بوری کھاد مجاہدین کو غنیمت میں ملا ۔

کفرک بہارک مقام پر مجاہدین اور کمیونسٹوں کا مقابلہ ہوا ۔ پانچ گھنٹے تک لڑائی جاری رہی جس میں ۰ افراد کارمل انتظامیہ کے ہلاک ہوئے اور مجاہدین میں سے تین آدمیوں نے جام شہادت نوش کیا ۔

خواجہ غار میں مجاہدین اور خلقیوں کے درمیان پھر آمنا سامنا ہوا ۔ خلقیوں کی ۲۰ گاڑیاں جلا دی گئیں ۔ نو ٹینک تباہ کر دیئے گئے ۔